

شنا کر چھوڑ کر الحمد ہی پڑھ لے کیونکہ الحمد شریف کے بغیر نماز نہیں ہوگی۔ یعنی نماز فرضی ہو یا نفلی، ایکلا پڑھے یا باجماعت، ہر ہر رکعت میں سورۃ الفاتحہ پڑھنی ضروری اور فرض ہے۔ ورنہ نماز نہیں ہوگی، تنافر ض نہیں۔ اگر نماز جہری ہو اور امام بلند آواز سے قرأت کر رہا ہو تو پھر صرف الحمد پڑھے کیونکہ جہری قرأت کے وقت صرف الحمد پڑھنے کی اجازت ہے۔ چنانچہ حدیث میں ہے:

”ما اداکم فصلوا وما فاکم فاکموا“

تم امام کے ساتھ جو طے پڑھو، اور جو نہ جاکے اس کو مکمل کر لو

اور اتمام باقی ماندہ کا ہوتا ہے۔ لہذا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مقتدی جس رکعت میں شامل ہوگا در اس کی پہلی رکعت ہی ہوگی۔

۴۔ دونوں اطراف جائز ہے، چاہے دود و کر کے پڑھے یا اکٹھی چار رکعت پڑھے۔ اسی طرح اگر ظہر کی حالت سے پہلے اگر دو رکعت، پیرائے فکر کے لوبہ بھی جائز ہے اور اگر ظہر کی پہلی دو رکعتیں نماز کے بعد پڑھ لے تو بھی ٹھیک ہے۔ تاہم جمعہ کی نماز سے پہلے کوئی سنت مؤکدہ ثابت نہیں ہاں نوافل حسب توفیق پڑھ لے تاہم نوافل شروع کر لینے سے واجب نہیں ہو جاتے، جیسے قرآن مجید میں ہے:

”ما علی المؤمنین من سبیل“

ہاں اگر نماز جمعہ کے بعد ان کو مکمل کرے تو بہت ہی اچھا ہے۔ اس طرح دوسری نمازوں کی سنتوں کا حکم ہے، واللہ اعلم! لیکن سنن میں سستی باعث مؤخذہ ہے۔ سنن رواتب کی حفاظت کرنی چاہیے۔

۵۔ جلے آسانی ہو کرے کیونکہ اس میں توسع اور فراخی ہے، اگر چھوڑ دیکھا تو نواب سے محروم رہے گا، مگر مؤخذہ نہیں ہوگا۔

۶۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اکثر گیارہ رکعت یعنی آٹھ نفل اور تین و تہر پڑھا کرتے تھے اور یہ منقول ہے۔ بعض حالات میں آپ نے سات اور نو رکعت پڑھی ہیں جیسکہ ترمذی شریف میں آیا ہے۔

۷۔ نمازیں اگر کوئی چیز کرنے کی چھوڑ جائے یا نمازیں اضافہ ہو جائے تو اس پر سجدہ سہو لازم ہو جاتا ہے مثلاً پہلا شہرہ رہ جائے یا کوئی نفل ستون چھوڑ جائے یا قرأت جہری کی بجائے قرأت سری کرے یا چار کی بجائے پانچ یا تین پڑھنے کا شنبہ ہو تو گمان غائب پر عمل کرے اور سجدہ سہو کرے۔ حنفیہ کے نزدیک نماز میں خواہ کن ہو یا زیادتی، سجدہ بہر حال بعد سلام کے ہے۔ اور شافعیہ کے نزدیک بہر حال سلام سے پہلے ہے مگر صحیح مسلک یہ ہے کہ اگر نمازیں مکمل کا شنبہ ہو تو سلام سے پہلے کرنا چاہیے اور اگر نماز میں زیادتی کا شنبہ ہو تو سلام کے بعد سجدہ کرنا چاہیے۔ اور سہو کے سجدوں کے بعد التیمات پڑھنا کسی صحیح